السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ جو شخص اپنی تعلی میں باوصفے کہ افراد انسان میں سے ایک فرد بتذل ہو، انبیاء کرام سے اپنی برتری بیان کرے اور اس شعر کے ساتھ تفاخر کناں ہو کر اپنی بڑائی میں زبان کو نجاست آلودہ کرے شعر

تکیہ ام بر ذات پاکت بر عصاز عمش بود

ار کلیم اللہ اعلی پائیہ پالائے من

آیا یہ سب اہانت اور استخفاف انبیاء اللہ کے یہ شخص کافر ہے یا باوجود ایسی دریدہ دہنی اور بے ادبی کے ہنوز مومن ہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

درصورت وانمود مستفتی وصدق سائل جو شخص کہ اپنے تئیں افضل اور اکمل اور برتر تمامی انبیاء سے جانے اور کہے وہ بلاشک کافر ہے اور بے تامل قابل قتل ہے اور وہ بلاریب مہین اور منقص اور مستخف انبیاء علیہم السلام کا ہے اور منکر قرآن اور احادیث متواتر کا۔ رسول بحسب اعتقدہ اس شخص کے مفضول ہوئے اور یہ فاضل حالانکہ تفضیل نبی کی امتی پر قرآن اور احادیث اور اجماع سے ثابت ہے اور باوجود اس عقیدہ مذمومہ کے بطعن لپش آوے اور تفوہ کرے کہ چرا تکیہ اور اعتناد او پر ذات الٰہی کے ہے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کا تکیہ او پر اعتماد کے معاذ اللہ پھر کون سا اس کے کفر میں شک رہا رہی یہ بات کہ اگر ایسا شخص توبہ کرلے تو اس کی توبہ مقبول ہے یا نہیں؟ بعض یائمہ دین حکم دیتے ہیں کہ اس کو قتل کیا جائے اور توبہ نہ قبول کی جائے اور بعض کہتے ہیں کہ توبہ قبول کی جائے کتاب الشفافی حقوق المصطفی میں ہے :

((فمن شتم الانبیاء واحدا منهم او تنقصه قتلِ ولم یستتب۔۔۔الخ))

''جو آدمی کسی نبی کو گالی دے یا اس کی توہین کرے اس کو قتل کر دیا جائے اور اس کی توبہ قبول نہ کی جائے۔۔۔۔الخ''

''وقاسل ابوحنفیة واصحابه علی اصلهم من کذب ماجد من الانبیاء او تنقص احدا منهم او بری او شک فی شیٔ من ذلک فهو مرتد فقط۔''

(امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ اور آپ کے شاگردوں کا فتویٰ ہے کہ جو شخص کسی نبی کو یا اس کی توہین کرے یا اس سے بزاری کا اظہار کرے اس کی نبوت میں شک کرے وہ کافر ہے۔'' (محمد شفیع، محمد یعقوب''

(الجواب صحیح : سید محمد نذیر حسین۔ فتاویٰ نذیریہ جلد اول ص ۱۸، ۱۷

باید دانست کہ ازین حدیث وان اراد، عونا فلیقل یا عباد اللہ اعینونی یا عباد اللہ اعینونی چنانچہ صاحب حصن حصین از طبرانی نقل کردہ کسے کہ استدلال وحجت گیر درباب استعانت ومدد خواستین بغیر او تعالیٰ جل شانہ از اموات چہ اعلیٰ وچہ ادنی جائز نیست ونمی تواند شد بچند وجوہ درامورسے کہ موجبات شرک وکفر باشد

ترجمہ مسئلہ : صاحب حصن حصین نے طبرانی کی حدیث نقل کی ہے کہ اگر مدد طلب کرنا چاہئے تو کہے اے اللہ کے بندو میری مدد کرو اے اللہ کے بندو میری مدد کرو، اس سے خدا تعالیٰ کے سوا مدد سے'' مدد مانگنے پر استدلال کرنا صحیح نہیں ہے خواہ وہ مرد سے اعلیٰ مرتبہ کے ہو یا ادنی درجہ کے اس سے استدلال کرنا کئی طرح سے غلط ہے۔

وجہ اوّل : آنکہ در سند این حدیث ابن حسان راوی ضعیف است کما قال الهیثمی و دیگر راوی درین حدیث عتبة بن عزوان مجهول الحال است کما قال فی التقریب من کتب اسماء الرجال پس بنابر ضعیف و مجهول الحال بودن راوی این حدیث قابل اعتماد نیست

''پہلی وجہ تو یہ ہے کہ اس حدیث کا ایک راوی ابن حسان تو ضعیف ہے اور دوسرا عتبہ بن غزوان مجہول الحال ہے۔''

واحتجاج نماندہ ومراد از عباد اللہ ملائکہ حفاظت کنندگان و نگہبان ہستند نہ اموات چنانکہ در فیض القدیر شرح جامع الصغیر مذکور است حیث :

قال فی فیض القدیر ان اللہ ملائکة فی الارض یسمون الحفظة یکتبون مایقع فی الارض من ورق الشجر فاذا اصاب احدکم حرجة واحتیاج الی عون بفلاة من الارض فلیقل اعینونی یا عباد اللہ رحمکم اللہ فان یحصل ان شاء اللہ رواہ ابن السنی)) والطبرانی من حدیث الحسن بن عمرو عن ابن حسان عن سعید بن ابی عروبة عن قتادة عن ابن بریرة عن ابن مسعود قال ابن حجر حدیث غریب وفیه معروف وقالو فیه منکر الحدیث وقد تفرد به وفیه انقطاع بین ابن بریرة وابن

مسعود۔۔۔۔۔۔ انتہی وقال الہیثمی فیہ معروف بن حسان ضعیف قال وجاء فی معناہ خبر اخرجہ الطبرانی بسند منقطع عن عتبۃ بن غزوان مرفوعاً اذا اضل احدکم شیئا اوارد عونا وہو بارض لیس بہا انیس فلیقل یا عباد اللہ اعینونی ثلاثاً فان اللہ عباداً لانراہم الی اخرمافی فیض القدیر شرح جامع الصغیر۔''

پس حدیث حجت مدد خواستگان از موتیٰ ثابت نمی شود

''لہذا یہ حدیث حجت اور استدلال کے قابل نہیں ہے اور اللہ کے نیک بندوں سے مراد حفاظت کرنے والے فرشتے ہیں نہ کہ مردے جیسا کہ فیض القدیر شرح جامع الصغیر میں اس کی پوری تشریح اور تصریح کی گئی ہے اور اس حدیث کو ابن السنی نے بھی اسی سند سے روایت کیا ہے لہذا اس کی روایت بھی قابل استدلال نہیں ہے لہذا مردوں سے مدد مانگنے والوں کا اس حدیث سے استدلال درست نہ ہوا۔''

ودوم: آنکہ اگر مورد این حدیث را بر جلب منافع وسلب مضار وسبب فراخی وتنگی وصحت ومرض وطلب رزق فرزند ودیگر حاجات از غیر خدا تعالیٰ حمل کنی پس این اصلاً جائز نخواہد شد زیرا کہ این معنی را آیات قرآنیہ واحادیث صحیحہ واجماع امت قرون ثلثہ وغیر رومی کند، چہ این خبر واحد معارض ومقابل قرآن شریف نمی شود، اگرچہ این خبر بسند صحیح باشد چہ جائیکہ بسند ضعیف ومنکرا باشد یرد خبر الواحد فی (معارضۃ الکتاب لان الکتاب مقدم لکونہ قطعیا متواتر النظم لاشبہۃ فی سندہ کمافی التوضیح والتلویح وشاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمہ اللہ در حجۃ اللہ البالغہ می نویسند کہ ومنہا (الی منمطنات الشرک) انہم کانو (یستعینون بغیر اللہ فی حوائجہم رجا برکتہا فاوجب اللہ علیہ ان یقولوا فی صلواتہم (ایاک نعبد وایاک نستعین وقال اللہ تعالیٰ ولا) تدعوا مع اللہ احدا ولیس المراد من الدعا العبادۃ کما قال بعض المفسرین بل ہو الاستعانۃ لقولہ تعالیٰ (بل ایاہ ترعون فیکشف ما ترعون ۔۔۔ انتہی خلاصہ مافی حجۃ اللہ البالغہ پس از آیت (ایاک نعبد وایاک نستعین) واز آیت واستعینوا باللہ واز آیت (ولاتدعوا مع اللہ احداً) وغیرہ استعانت بغیر خدا تعالیٰ وامورے کہ موہم شرک باشد ناجائز شد موجب شرک ولہذا محمد طاہر محدث در مجمع البحار گفتہ است کہ ن قصد لزیادۃ قبور الانبیاء والصلحاء ان یصلی عند قبورہم ویدعو عندہا ویسألہم الحوائج ہذا لایجوز عند احد من علماء المسلمین فان العبادۃ وطلب الحوائج والاستعانت حق اللہ وحدہ انتہی کلامہ۔

''دوسری وجہ یہ ہے کہ اگر اس حدیث کا مطلب یہ لیا جائے کہ خدا تعالیٰ کے سوا کسی اور سے منافع کے حصول اور مصائب کے دور کرنے میں یا رزق کی تنگی یا فراخی میں یا صحت وبیماری کے متعلق مدد حاصل کی جائے تو یہ قطعاً ناجائز ہے، کیونکہ قرآن کی آیات اور احادیث صحیحہ اور قرون ثلاثہ میں امت کا اجماع اس کی تردید کرتے ہیں پھر یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ یہ خبر واحد ہے اور خبر خبر واحد اگر صحیح بھی ہو تب بھی قرآن مجید کے معارض نہیں ہو سکتی، چہ ئیکہ حدیث بھی ضعیف ہو، جیسا کہ توضیح وتلویح میں مذکور ہے شاہ ولی اللہ صاحب نے حجۃ اللہ البالغہ میں لکھا ہے کہ شرک کی ایک قسم یہ بھی ہے کہ مشرک لوگ اللہ کے سوا اوروں سے مدد مانگا کرتے تھے لہذا ان کو حکم دیا گیا کہ نماز میں (ایاک نعبد وایاک) کہو اور (ولاتدعو مع اللہ احد) اور یہاں دعا سے عبادت مراد نہیں ہے۔ جیسا کہ مفسرین نے لکھا ہے بلکہ اس سے مدد مانگنا مراد ہے۔''

وجہ سوم: آنکہ مخالف ومعارض ازین حدیث مذکور در مضمون واحد حدیثے دیگر نیز در طبرانی وابن ابی شیبہ وارد شدہ ودر حصن حصین موجود است، خلاصہ مضمونش اینکہ وقت گم شدن یا گریختن غلام خدا تعالیٰ رندا کردہ بگوید یا اللہ یا بازگردان چیز گم شدہ وگریختہ رقال فی حصن حصین واذا مساع لہ شئ اوابق (اللھم راد الضالۃ وہادی الضلالۃ)) آدمکم ونوح کنوحکم وعیس کعیسکم وقال صحیح الاسناد۔

''تیسری وجہ یہ ہے کہ اس حدیث کے بالکل مخالف مضمون ایک اور حدیث میں آیا ہے جس کو طبرانی اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے اور حصن حصین میں وہ بھی موجود ہے جس کا مضمون یہ ہے کہ جب کسی کو کوئی چیز ضائع ہو جائے یا بھاگ جائے تو اللہ تعالیٰ سے دعا کرے کہ یا اللہ اپنے فضل وکرم سے میری یہ چیز مجھے واپس کر دے اس حدیث میں شرط اور جزا کے طور پر مضمون ادا کیا گیا ہے یعنی جب بھی کوئی ضرورت پیش آئے تو اللہ تعالیٰ ہی سے مدد مانگے۔ تمہارے عیسیٰ جیسا عیسیٰ ہے اور کہا اس کی سند صحیح ہے۔''

(جواب سب صحیح اور درست ہیں۔ رشید احمد گنگوہی)

(محمد ہاشم، سید محمد عبدالسلام غفرلہ، پیر محمد دارم صد شکر کہ من۔ فتاویٰ نذیریہ جلد اول: ص ۵۳

''وقال بن جریر حدثنا عمرو بن علی ومحمد بن المثنی قالا حدثنا محمد بن جعفر حدثنا شعبۃ عن عمرو بن مرۃ عن ابی الضحی عن ابن عباس رضی اللہ عنہما انہ قال فی کل ارض اٰدم کادمکم ونوح کنوحکم وابراہیم کابراہیمکم ونبی کنبیکم''

''اور ابن جریر نے کہا کہ ہم کو عمرو بن علی اور محمد بن مثنیٰ نے حدیث سنائی انہوں نے محمد بن جعفر سے سنی اس نے شعبہ سے اس نے ابو عمرو بن مرہ سے اس ابوالضحیٰ سے اس نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے آپ نے کہا کہ ہر زمین میں ایک آدم ہے تمہارے آدم جیسا او نوح ہے تمہارے نوح کی طرح اور ابراہیم ہے تمہارے ابراہیم جیسا اور عیسیٰ ہے تمہارے عیسیٰ جیسا۔''

اور بن حجر عسقلانی فی فتح الباری شرح صحیح بخاری لکھتے ہیں:

''ویدل للقول الظاہر مارواہ بن جریر من طریق شعبۃ عن عمرو بن مرۃ عن ابی الضحی عن ابن عباس فی ہذاہ الایۃ (ومن الارض مثلہن) قال فی کل ارض مثل ابراہیم ونحوہا علی الارض من الخلق ہکذا اخرجہ مختصرا واسنادہ صحیح واخرجہ الحاکم والبیہقی من طریق عطاء بن السائب عن ابی الضحی مطولا واولاہ الی سبع ارضین فی کل ارض ادم کادمکم ونوح کنوحکم وابراہیم کابراہیمکم وعیسیٰ کعیسکم ونبی کنبیکم قال البیہقی اسناد صحیح الاانہ شاذا نتہی۔۔۔''

''ظاہر قول کی تائید کرتی ہے وہ روایت جس کو ابن جریر نے شعبہ عن عمرو بن مرہ عن ابی الضحیٰ عن ابن عباس رضی اللہ عنہما اس آیت کی تفسیر میں نقل کیا ہے (ومن الارض مثلہن) اور زمینیں بھی اتنی ہی ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ہر زمین میں ابراہیم جیسا پیغمبر ہے اور اسی طرح ہر زمین میں مخلوق ہے اس کو اس نے مختصر روایت کیا ہے اور اس کی سند صحیح ہے اور اس کو حکم اور بیہقی نے عطاء بن السائب عن ابی الضحی کے طریق سے مفصل روایت کیا ہے اور اس کی ابتدا اس طرح ہے یعنی سات زمین ہیں ہر زمین آدم ہے تمہارے آدم جیسا اور نوح ہے تمہارے نوح جیسا اور ابراہیم ہے تمہارے ابراہیم جیسا اور عیسٰ ہے تمہارے عیسی جیسا اور نبی ہے تمہارے نبی جیسا بیہقی نے کہا اس کی سند صحیح یہ مگر یہ روایت شاذ ہے۔''

اور تدریب الراوی شرہ تقریب النواوی میں مرقوم ہے:

''ولم ازل التعجب من تصحیح الحاکم لہ حتی رایت البیہقی قال اسنادہ صحیح ولکنہ شاذ بمرۃ''

اور تفسیر درمنشور من مسطور ہے۔

''عبد بن حَید وابن الضربی وابن جریر عن ابن عباس رضی اللہ عنہما فی قولہ (ومن الارض مثلہن) قال لو حد تنکم بتفسیرہا لکفرلم وکفرکم تکذ یبکم بہا واخرج ابن جریر وابن ابی حاتم والحاکم وصححہ والبیہقی فی انت تہدی من الضلالۃ اردد علی ضالتی بقدر ربک وسلطانک فانہا من عطائک وفضلک رواہ الطبرانی وہکذا رواہ ابن شیبۃ''

''عبید بن حمید اور ابن الغر اور ابن جریر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے (ومن الارض مثلہن) کی تفسیر میں ان کا یہ قول نقل کیا ہے کہ اگر میں تم کو اس کی تفسیر بتاؤں تو تم کفر کرو اور تمہارے کفر تمہاری اس کی تکذیب ہوگا اور ابن جریر اور ابن ابی حاتم''

پس دریں حدیث بطریق شرط وجزا کم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نیز ارشاد فرمودند کہ در ہمچو امور کہ از اد تعالیٰ برائے رد واسترداد آن مدومی خوانند نیز از او تعالیٰ استقانت باید نمود از غیر دے نہ شاید واللہ تعالیٰ اعلم وعلمہ!

(حررہ سید محمد نذیر حسین عفی عنہ، فتاویٰ نذیریہ جلد اول ص ۵۵۷،۵۵۶ طبع لاہور

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاوی علمائے حدیث

جلد 09 ص 267-272

محدث فتویٰ